3

اگر تمہیں احمدیت اور اسلام سے سچی محبت ہے تو تحریکِ جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے

(فرمودہ 18 جنوری 1952ء بمقام ربوہ)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج جنوری کی اٹھارہ تاریخ ہے اور ایک مہینہ کے اندر اندر تحریک جدید کے وعدوں کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ اس لئے آج میں پھر خطبہ تحریک جدید کے متعلق ہی پڑھتا ہوں۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ اس سال میں نے وضاحت سے بتا دیا ہے کہ تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا ہے۔ بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبۂ اسلام عَلَی الْاَدْیَان اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس غرض کے لئے احمدیت قائم کی گئی تھی اور جس غرض کے لئے کوئی شخص احمدیت میں داخل ہوتا ہے اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام دوسروں کا ہے میرا نہیں۔ اگر یہ اُس کا کام نہ ہوتا تو اُسے احمدیت میں داخل ہونے کی ضرورت کیا تھی۔

آخری زمانہ میں اسلام ایسی مصیبت کے دَور سے گزرنے والا تھا جس نے اس کی عظمت اور شوکت کو مسخ کر دینا تھا۔ کفر کو اسلام پر پھبتیاں اڑانے کا موقع ملنے والا تھا۔ کفر کو اسلام کی تضحیک اور تحقیر کرنے کا موقع ملنے والا تھا۔ اس کے بعد اسلام نے اپنے رُتبہ کو دوبارہ حاصل کرنا تھا

اور اُس مقام پر پہنچنا تھا جس کو دیکھ کر کفار اپنی کامیابی اور ترقی سے مایوس ہو جائیں گے۔ اور یہ کام ہر اُس شخص کے ذمہ ہے یا یہ کام ہر اُس شخص کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان یا احمدی کہتا ہے۔ پس اسلام کو دوسرے اَدیان پر غالب کرنا اور احمدیت کو قائم کرنا وہ کام نہیں جس کے متعلق کوئی مسلمان یا احمدی یہ کہہ سکے کہ یہ کام فلاں کا ہے میرا نہیں۔ یہ کام ہر احمدی کا ہے اور یہ ہر زمانہ میں زندہ رہے گا اور قیامت تک چلے گا۔ پس میں نے واضح کر کے بتا دیا تھا کہ تحریک جدید کا کام چند سال کا نہیں اور نہ یہ کام چند افراد کا ہے۔ اور اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال نہیں ہو گا کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون چندہ نہیں دیتا۔ بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں ہر شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو اُس پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے اور پھر اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے۔ اب صرف اُن لوگوں سے وعدے لے کر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدے کرتے آئے ہیں بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو، یا بوڑھا ہو، مرد ہو یا عورت، امیر ہو یا غریب، اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو اُس کی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے وعدے لے کر بھجوائیں۔ اور ہر ایک پر واضح کر دیں کہ اسلام کی اشاعت اور غیر مسلموں کو اسلام میں داخل ہونے کے لئے تبلیغ کرنا ہی ایسے کام ہیں جن کی وجہ سے ہم اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کر سکتے ہیں۔ نہ کفر و اسلام کی جنگ نے قیامت تک ختم ہونا ہے اور نہ قربانیوں کا سلسلہ بند ہو سکتا ہے۔ یہی جہاد ہے جو مختلف رنگوں میں ہمیشہ کے لئے مسلمانوں پر فرض ہے۔ جو چیز کبھی کبھی آتی ہے اُس کی فرضیت مشکوک ہو جاتی ہے۔ یہی دیکھ لو کہ تلوار کے جہاد کا دعویٰ سارے مسلمان کرتے رہے ہیں لیکن جب ان کے عقائد کے مطابق تلوار کے جہاد کا وقت آیا تو کسی نے جہاد نہیں کیا۔ ایک احمدی خدا تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ دے گا کہ میں نے جہاد کے جو معنی سمجھے تھے اُن کے مطابق میں نے اپنے فرض کو پورا کر دیا۔ لیکن کروڑوں مسلمان جو سالہا سال تک تلوار کے جہاد کا دعویٰ کرتے رہے تھے خدا تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ جن وجوہات کی بناء پر وہ انگریزوں کے مقابلہ میں جہاد کو فرض سمجھتے تھے وہ وجوہات اب بھی ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ جو شرائط جہاد کی انگریزوں کے وقت میں تھیں وہ اب بھی ہندوستان میں قائم ہیں۔ لیکن پاکستان کا

مسلمان ہندوستان کے مسلمانوں کو یہی مشورہ دیتا ہے کہ وہ امن سے رہیں فساد نہ کریں۔ اگر ان کا یہ مسئلہ صحیح ہے کہ جب مسلمانوں پر غیر کی حکومت ہو اور وہ حکومت اپنا حق سمجھے کہ ایسے قانون جاری کردے جو اسلام کے مطابق نہ ہوں تو مسلمانوں پر اس حکومت سے جہاد کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ تو ان کا ہندوستانی مسلمانوں کو یہ مشورہ دینا کہ وہ امن سے رہیں فساد نہ کریں صحیح نہیں۔ اگر ان کے خیال کے مطابق انگریزوں سے جہاد کرنا فرض تھا، اگر انگریزوں کی جاری کردہ تعزیراتِ ہند اسلام کے خلاف تھیں تو وہی تعزیراتِ ہند اب بھی ہیں اور ملک میں اب بھی غیر مسلم حکومت قائم ہے جو اپنا حق سمجھتی ہے کہ وہ جو چاہے قانون بنا دے۔ اب اس سے جہاد کرنا کیوں فرض نہیں؟ جو وجہ انگریز کی حکومت کے وقت پائی جاتی تھی وہ اب بھی موجود ہے۔ لیکن اب کوئی شخص اس بات کی جرأت نہیں کرتا کہ وہ جہاد کا اعلان کرے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ انگریزوں سے جہاد کرنا فرض تھا لیکن ہندوؤں سے جہاد کرنا فرض نہیں۔ جو جُرم انگریزوں کا تھا وہی جُرم ہندوؤں کا ہے لیکن باوجود اِس کے دوسرے مسلمان ہندوؤں کے خلاف جہاد کا اعلان نہیں کرتے۔

احمدیت کے عقیدہ کے مطابق تلوار کا جہاد نہ پہلے فرض تھا اور نہ اب فرض ہے۔ کیونکہ اسلام کو مٹانے کے لئے نہ انگریزوں نے بظاہر کوئی کوشش کی تھی اور نہ ہندو اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار سے کام لے رہا ہے۔ ایک احمدی کے عقیدہ کے مطابق جہاد کی جو شرائط پہلے پائی جاتی تھیں وہ شرائط اب بھی پائی جاتی ہیں۔ اُس وقت بھی امن کی ضرورت تھی اور اب بھی امن کی ضرورت ہے۔

جس جہاد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا تھا اور جو جہاد ہم کر رہے ہیں وہ کسی وقت بھی ہٹ نہیں سکتا۔ ہر وقت نماز، جہاد اور ذکرِ الٰہی ضروری ہیں۔ جہاد کے معنی ہیں اپنے نفس کی اصلاح کی کوشش کرنا اور غیر مسلموں کو اسلام میں لانے کے لئے تبلیغ کرنا۔ اور روز وشب جماعت سے ہمارا یہی خطاب ہوتا ہے۔ ہم انہیں یہی کہتے ہیں کہ تم دوسرے لوگوں کو تبلیغ کے ذریعہ مسلمان بناؤ۔ ہمارا جہاد وہ ہے جو نماز کی طرح روزانہ ہو رہا ہے۔ اور جو احمدی اِس جہاد میں حصہ لیں گے وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم جہاد کر رہے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس جہاد میں حصہ نہیں لیں گے ہم ان کے متعلق فتویٰ تو نہیں دیتے لیکن جس طرح نماز نہ پڑھنے والا سچا مسلمان

نہیں ہوسکتا اسی طرح اسلام کی اشاعت کے لئے قربانی نہ کرنے والا بھی سچا مسلمان یا سچا احمدی نہیں کہلا سکتا۔ لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے مقدمات میں کس طرح اپنی جانیں لڑاتے ہیں۔ اب کفر و اسلام کے مقدمہ میں جو حصہ نہیں لیتا اور اسے نفلی سمجھتا ہے وہ کیسے سچا مسلمان کہلا سکتا ہے۔

تحریک جدید نفلی اس لئے ہے کہ ہم اس میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے کسی کو سزا نہیں دیتے۔ لیکن فرض اس لحاظ سے ہے کہ اگر تمہیں احمدیت سے سچی محبت ہے تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے۔ جب ماں بچہ کے لئے رات کو جاگتی ہے تو کون کہتا ہے کہ اس کے لئے رات کو جاگنا فرض ہے۔ بچہ کی خاطر رات کو جاگنا فرض نہیں نفل ہے۔ لیکن اسے رات کو جاگنے سے کون روک سکتا ہے۔ جس سے محبت ہوتی ہے اُس کی خاطر ہر شخص قربانی کرتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ ایسا کرنا فرض نہیں نفل ہے۔ اس طرح جو شخص اسلام اور احمدیت سے سچی محبت رکھتا ہے وہ یہ نہیں کہے گا کہ ان کی اشاعت کی خاطر قربانی کرنا فرض نہیں۔ بلکہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے قربانی کرنا اسے فرض سے بھی زیادہ پیارا لگے گا۔ کیونکہ وہ سمجھے گا کہ ایسا کرنے سے اسلام کو دوبارہ شوکت وعظمت حاصل ہو جائے گی بلکہ جب تبلیغ جہاد کا ایک حصہ ہے تو اس میں حصہ لینا فرض ہی کہلانے کا مستحق ہے۔

پس اس خطبہ کے ذریعہ میں جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اب دوست صرف یہ نہ کریں کہ جو لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں اُن سے وعدے لے کر بھجوا دیئے جائیں بلکہ ہر بالغ احمدی کو تحریک جدید میں شامل کریں۔ بلکہ نابالغ بچوں کو بھی تحریک جدید میں شامل کر سکتے ہیں تا انہیں احساس رہے کہ انہوں نے بڑے ہو کر اسلام کی اشاعت میں حصہ لینا ہے۔ ہمارے گھروں میں نابالغ بچوں کی طرف سے والدین حصہ لے لیتے ہیں اور انہیں بتا دیتے ہیں کہ تمہارا تحریک جدید کا وعدہ اس قدر ہے تا انہیں احساس ہو کہ وہ بڑے ہو کر اس میں حصہ لیں۔ پس تم اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی حصہ لے سکتے ہو۔ انہیں بتاؤ کہ تمہاری کامیابی کا طریق یہی ہے کہ تمہیں اشاعتِ اسلام کے کاموں میں رغبت ہو اور بڑے ہو کر اس کام کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ پس اب جبکہ بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔☆ میں پھر جماعتوں کو توجہ دلا دیتا ہوں

☆ میں نے پندرہ فروری آخری تاریخ مقرر کی تھی۔

کہ وہ تحریک جدید کے وعدے اس رنگ میں بھجوائیں کہ ہر ایک بالغ احمدی اس میں شامل ہو جائے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے۔ ہر ایک احمدی کو بتاؤ کہ اس کا تحریک جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص تحریک جدید میں حصہ نہیں لیتا تو اُس کے احمدیت میں داخل ہونے کا کیا فائدہ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ لوگوں پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ غرباء کی حالت کو دیکھ کر دل کُڑھتا ہے۔ ان پر اتنا بوجھ ہے جو پہلے کبھی نہیں پڑا۔ لیکن اس میں بھی کیا شبہ ہے کہ اسلام پر بھی وہ بوجھ آپڑا ہے جو پہلے کبھی نہیں پڑا۔ مصیبت کے وقت ہر ایک کو بوجھ اٹھانا ہی پڑتا ہے۔ جب دنیا میں اسلامی حکومت اس رنگ میں قائم ہو جائے گی کہ ہر ایک شخص کو خوراک اور لباس مہیا کر دیا جایا کرے گا اُس وقت چندہ دینا موجودہ وقت میں چندہ دینے سے سواں حصہ بھی برکت کا موجب نہیں ہوگا۔

پس بے شک تم پر بوجھ زیادہ ہے اور میں اس بوجھ کو محسوس کرتا ہوں اور ساری دنیا تمہاری تعریف کر رہی ہے لیکن ہمارا کام بھی بہت بڑا ہے اور ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ باوجود اِس کے کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے ہمیں اسلام کی خاطر قربانی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہم پر اعتبار کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔" (الفضل 24 جنوری 1952ء)